السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اسلام میں محبت کی شادی زیادہ کامیاب ہے یا والدین کا اختیار کردہ رشتہ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محبت کی شادی مختلف طرح کی ہے ، اگر تو طرفین کی محبت میں اللہ تعالی کی مقرر کردہ شرعی حدود نہیں توڑی گئیں اور محبت کرنے والوں نے کسی معصیت ونافرمانی کا ارتکاب نہیں کیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ ایسی محبت سے انجام پانے والی شادی زیادہ کامیاب ہوگی ، کیونکہ یہ دونوں کی ایک دوسرے میں رغبت کی وجہ سے انجام پائی ہے ۔

جب کسی مرد کا کسی ایسی لڑکی پر دل معلق ہو کہ جس سے اس کا نکاح جائز ہے یا کسی لڑکی نے کسی لڑکے کو پسند کر لیا تو اس کا حل شادی کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے کہ

(لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابِّيْنَ مِثْلَ النِّكَاحِ)

''دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے ۔''

اس حدیث پر حاشیہ لگاتے ہوئے علامہ سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان '' دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے ۔'' یہاں پر لفظ 'متحابین' تثنیہ اور جمع دونوں کا احتمال رکھتا ہے اور معنیٰ یہ ہو گا کہ اگر محبت دو کے درمیان ہو تو نکاح جیسے تعلق کے علاوہ ان کے مابین کوئی اور تعلق اور دائمی قرب نہیں ہو سکتا ، اس لیے اگر اس محبت کے ساتھ ان کے درمیان نکاح بھی ہو تو یہ محبت ہر روز قوی اور زیادہ ہوگی ۔

اور اگر محبت کی شادی ایسی محبت کے نتیجے میں انجام پائی ہو جو غیر شرعی تعلقات کی بنا پر ہو مثلاً اس میں لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں ، ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے رہیں ، بوس وکنار کریں اور اس طرح کے دوسرے حرام کاموں کے مرتکب ہوں تو اس کا انجام برا ہی ہو گا اور یہ شادی زیادہ دیر نہیں چل پائے گی ۔

کیونکہ ایسی محبت کرنے والوں نے شرعی مخالفات کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی زندگی کی بنیاد ہی اس مخالفت پر رکھی ہے جس کا ان کی ازدواجی زندگی پر اثر ہو گا اور اللہ تعالی کی طرف سے برکت اور توفیق نہیں ہوگی کیونکہ گناہوں کی وجہ سے برکت جاتی رہتی ہے ۔ اگرچہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو یہ سبز باغ دکھا رکھے ہیں کہ اس طرح کی محبت جس میں شرعی مخالفات پائی جائیں ، کرنے سے شادی زیادہ کامیاب اور دیرپا ثابت ہوتی ہے ۔

پھر یہ بھی ہے کہ دونوں کے درمیان شادی سے قبل جو حرام تعلقات قائم تھے وہ ایک دوسرے کو شک وشبہ میں ڈالیں گے ، خاوند یہ سوچے گا کہ ہو سکتا ہے جس طرح اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے تھے کسی اور سے بھی تعلقات رکھتی ہو کیونکہ ایسا اس کے ساتھ ہو چکا ہے اور اسی طرح بیوی بھی یہ سوچے اور شک کرے گی کہ جس طرح میرے ساتھ اس کے تعلقات تھے کسی اور لڑکی کے ساتھ بھی ہو سکتے ہیں اور ایسا اس کے ساتھ ہو چکا ہے ۔ تو اس طرح خاوند اور بیوی دونوں ہی شک وشبہ اور سوء ظن میں زندگی بسر کریں گے جس کے نتیجے میں جلد یا دیر سے ان کے ازدواجی تعلقات کشیدہ ہو کر رہیں گے ۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی پر یہ عیب لگائے ، اسے عار دلائے اور اس پر طعن کرے کہ شادی سے قبل اس نے اس کے ساتھ تعلقات قائم کیے اور اس پر راضی رہی ، جو اس طعن وتشنیع وعار کا باعث ہو گا اور اس وجہ سے ان کے درمیان حسن معاشرت کی بجائے سوءِ معاشرت پیدا ہو گی ۔

اس لیے ہمارے خیال میں جو بھی شادی غیر شرعی تعلقات کی بنیاد پر انجام پائے گی وہ غالباً زیادہ دیر کامیاب نہیں رہے گی اور اس میں استقلال واستقرار نہیں ہو سکتا ۔ جبکہ والدین کا اختیار کردہ رشتہ نہ تو سارے کا سارا بہتر ہے اور نہ ہی مکمل طور پر برا ہے ، لیکن اگر گھر والے رشتہ اختیار کرتے ہوئے اچھے اور بہتر انداز کا مظاہرہ کریں اور عورت بھی دین اور خوبصورتی کی مالک ہو اور مرد کی رضامندی سے یہ رشتہ طے ہو کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہے تو پھر یہ امید ہے کہ یہ شادی کامیاب اور دیرپا ہو گی ۔

اس لیے نبی کریم ﷺ نے لڑکے کو یہ اجازت دی ہے اور یہ وصیت کی ہے کہ وہ اپنی بیوی ہونے والی منگیتر کو دیکھے :

حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ '' میں نے عہد رسالت میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تو نے اسے دیکھا ہے ؟ میں نے عرض کیا ، نہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا : اسے دیکھ لو ، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہو جائے ۔''

صحیح : صحیح ابن ماجۃ: 1511، کتاب النکاح، باب النظر إلی المرأة إذا أراد أن يتزوجها، ابن ماجۃ: 1865، أحمد: 244/4، دارمی: 134/2، کتاب النکاح: باب الرخصۃ فی النظر للمرأة عند الخطبۃ، ترمذی: 1078،)

(نسائی: 14/3، عبدالرزاق: 1335، دار قطنی: 252/3، ابن الجارود: 675، شرح معانی الآثار: 14/3، شرح السنة: 14/5

امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ اس کا یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ اس (دیکھنے) سے تمہارے درمیان محبت میں استقرار پیدا ہوگا اور محبت زیادہ ہوگی۔

اور اگر گھر والوں نے رشتہ اختیار کرتے وقت غلطی کی اور صحیح رشتہ اختیار نہ کیا یا پھر رشتہ اختیار کرنے میں تو اچھا کام کیا لیکن مرد اس پر رضامند نہیں تو یہ شادی بھی غالب طور پر ناکام رہے گی اور اس میں استقرار نہیں ہوگا، کیونکہ جس کی بنیاد ہی مرغوب نہیں یعنی وہ شروع سے ہی اس میں رغبت نہیں رکھتا تو وہ چیز اغلباً دیرپا ثابت نہیں ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 59

محدث فتویٰ